رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صدیقِ اکبر کا
کردار و فرامین

28-February-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ شریف کی فضیلت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: اپنے اُمتیوں سے بہت پیار فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی (صحبت) نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا! دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (ملتے ہیں)۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! آج کے بیان میں ہم یارِ غار و یارِ مزار، عاشقِ

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے **پاکیزہ کردار** کی چند جھلکیاں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مبارک فرامین سنتے ہیں۔ پہلے ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنئے، چنانچہ

میرے محبوب کا کیا حال ہے؟

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: آغازِ اسلام میں جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین کی تعداد اَڑتیس (38) ہوگئی تو امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کھل کر اسلام کا اظہار کرنے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ہم ابھی تعداد میں کم ہیں، مگر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلسل اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اظہارِ اسلام کی اجازت عطا فرمادی۔ مسلمان مسجدِ حرام کے آس پاس کے علاقے میں پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں ہر عیب سے پاک آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے، مُشرکینِ مکّہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھلا اسلام کی دعوت دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور انہوں نے مُسلمانوں کو مارنا شُروع کردیا۔

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بھی مارا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بے ہوش ہوگئے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قبیلے بنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والد ابو قحافہ اور بنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے، مسلسل آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بالآخِر دِن کے آخری حصے میں آپ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ہوش آ گیا۔ جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے خیریت دریافت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان سے سب سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ اُمُّ الخیر سلمٰی جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صرف ایک ہی جملہ کہتے: "اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ یہ حالت دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ کہنے لگیں، اللہ پاک کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: آپ اُمِ جُمیل بنتِ خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس چلی جائیں اور ان سے رحمت بن کر تشریف لانے والے آقا، غم کے ماروں کو سینے سے لگانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں سُوال کریں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ، اُمِّ جمیل بنتِ خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس آئیں اور کہا کہ میرا بیٹا ابو بکر آپ سے اپنے دوست محمد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے اِس سُوال کا جواب دینے کے بجائے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلتی ہوں، دونوں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان سے یہی پوچھا کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟

تو حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بتایا: سیدہ فاطمہ کے بابا، امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عَنْھُما کے نانا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ محفوظ اور بالکل خیریت سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: اُمتیوں کے حال کی خبر رکھنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک بے سُکونوں کو

سُکون بخشنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذاتِ خُود نہ دیکھ لُوں، بہرحال جب سب لوگ چلے گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطاب، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بارگاہِ رسالت میں لے گئیں، جب اُمتیوں پر مہربانیاں فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس سچے عاشق کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اور آگے بڑھ کر اُنہیں تھام لیا، ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ مُعاملہ دیکھ کر تمام مسلمان بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف بڑھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو زخمی دیکھ کر اپنی اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر بڑی رِقّت طاری ہوئی۔

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔ جس دن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو تکالیف دی گئیں، اسی روز آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیر سلمٰی اور حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بھی اسلام لے آئے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عشقِ رسول میں ڈوب کر دِینِ اِسلام کی تبلیغ کیلئے کس قدر آزمائشیں برداشت کیں۔ اسلام کے اس عظیم مُبَلِّغ نے اپنا سب کچھ اللہ کریم اور اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں قربان کر دیا، اس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچنے کے بعد بھی اپنی فکر چھوڑ کر اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کر رہے ہیں اور بے قرار ہیں کہ کسی طرح مجھے اپنا قُرب بخشنے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال معلوم ہو جائے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

[1] ...تاریخ مدینہ دمشق، ۳۰/۴۹، البدایۃ والنہایۃ، ۲/۳۶۹

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی پریشانی میں تو نہیں، ذرا غور فرمائیے! ہر عیب سے پاک آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشق و محبت کا تو یہ عالَم تھا۔ آیئے! ہم بھی غور کرتے ہیں کہ ہم اپنی امت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی مَحبّت کرتے ہیں؟ کیا ہمارے اندر بھی اسلام کی خاطر قُربانی دینے کا جذبہ موجود ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تو جان ومال کی قُربانی دینے سے بھی نہیں گھبراتے تھے، لیکن افسوس! ہم سے صرف وَقْت کی قُربانی بھی نہیں دی جاتی۔ یاد رکھئے! جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اللہ پاک اس کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الحَجّ کی آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ — تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور بیشک اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، الحج:۴۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس (کے دِین) کی مدد کرے۔[1] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ (پاک) کے دِیْن کی مدد ہے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ کریم کی رِضا حاصل کرنے کی نِیَّت سے دِینِ اِسلام کے پیغام کو عام کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

دِینِ خدا کی مدد کرنے والوں کی مدد کیسے ہوتی ہے؟ ان کی مدد کون کرتا ہے؟ ان کو کیسی ثابت

1…تفسیر درمنثور، پ۲۶، محمد، تحت الآیۃ:۷، ۷/۴۶۲

2…نور العرفان، پ۱۷، حج، تحت الآیۃ:۴۰، ص۵۳۷

قدمی نصیب ہوتی ہے؟ آیئے! سُنتے ہیں، چنانچہ

پارہ 26 سورۂ محمد کی آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۝ (پ۲۶،محمد:۷)

تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

دِینِ مُصطفٰے کی مدد کرنے والوں کیلئے ہر جُمُعہ اور عیدَین میں نہ جانے کتنے ہی خطیب حضرات دُعائیں دیتے ہیں بلکہ یہ دُعائیں تو بُزرگانِ دِین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن صدیوں سے دیتے چلے آرہے ہیں۔ یہ دُعا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی **"خُطباتِ رَضَوِیَّہ"** میں شامِل فرمائی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے: **اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد** یعنی اے اللہ پاک! جو ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد کرے تُو بھی اُس کی مدد فرما۔

سُبْحٰنَ اللہ! نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والوں، دَرْس و بیان کرنے والوں، انفِرادی کوشش کرنے والوں، عاشِقانِ رسول کی خیر خواہی کرنے والوں، مَدَنی قافلوں کے غریب مسافِروں کے لئے مالی تعاوُن کرنے والوں اور کسی بھی طرح سے دِینِ مصطفٰے کی مدد کرنے والوں کو مبارک ہو کہ ان کے لیے جمعہ کے خطبے میں دعا کی جارہی ہے۔ اے دینِ مصطفٰے کے مددگارو! یقیناً ربِّ کریم کی مدد جس کے شامِلِ حال ہو جائے اُس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہے۔ اللہ پاک کی مدد سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہوں گی اور ہمیں اِس کی خبر تک نہیں ہوتی ہو گی۔ خُطبے والی دُعا کے بعد کچھ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے: **وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد** یعنی اے اللہ پاک! جو ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد نہ کرے تُو بھی اُس کی مدد نہ فرما۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ڈر جانے کا مقام ہے۔ اللہ پاک جس کی مدد نہ

فرمائے گا، یقیناً وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ غور کرے کہ وہ اپنے لئے دُعا لے رہا ہے یا بد دُعا! ہر وہ کام دِینِ مصطفٰے کی مدد ہے جس سے اسلام پھیلے، غیر مسلم اسلام میں داخل ہوں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اِصلاح ہو۔ بس نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچایئے، مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرا سفر فرمایئے، خود بھی سُنّتیں سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے اور یوں دِینِ خدا و مصطفٰے کی خوب خوب مدد کرکے اللہ پاک کی امداد کی خوش خبری پایئے کہ خود اُس کا وعدہ ہے، چنانچِہ

پارہ 26 سورۂ محمد کی ساتویں آیت میں ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۝ (پ۲۶، محمد:۷)

تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

(خزائن العرفان ص ۹۳۲ ملخصاً)(نیکی کی دعوت، ص ۵۲۰تا۵۲۱)

پھر اللہ پاک تمہاری مدد کرے گا یعنی جب مومن اللہ پاک کے دِین کی تبلیغ میں کوشش کرے گا تو اللہ پاک اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمادے گا، اس کو اس مہم میں ثابت قدم رکھے گا، اس کو ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مُختَصَر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مَزِید حالات وواقِعات جاننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تَعارُف سُنتے ہیں:

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام عَبدُ اللہ، کُنْیَت ابو بکر اور صِدّیق وعَتِیق

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے اَلقابات ہیں، صِدِّیق کا معنٰی ہے،بہت زیادہ سچ بولنے والا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ زمانۂ جاہِلِیَّت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہوگئے تھے،کیونکہ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور عَتِیْق کا معنٰی ''آزاد'' ہے۔دوزخ سے بچانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا:اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی تم اللہ پاک کے فضل و کرم سے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو۔اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قریشی ہیں اور ساتوِیں پُشت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا شجرۂ نسب صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے دلبر،فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے رہبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عامُ الفِیْل (ہاتھی والا سال یعنی جس سال نامُراد اَبرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبے پر حملہ آور ہوا تھا) کے تقریباً اڑھائی سال بعد مکے شریف میں پیدا ہوئے۔امیرُالمُومنین حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ وہ صحابی ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسالت کی تصدیق کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اِس قدر عظیم شخصیت ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اورزندگی کے ہر موڑ پر اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے کر وفاداری کا حق ادا کیا،2سال 7 ماہ خلافت کے فرائض سرانجام دے کر 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور روضَۂ مُبارَک میں گناہگاروں پر شفقت فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلوئے مبارک میں دَفن

1۔۔۔تاریخ الخلفاء،فصل فی اسمہ ولقبہ،ص ۲۹

ہوئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے بڑے پرہیز گار

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ایک مقام پر امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پرہیز گار فرمایا، چنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ اللَّیْل کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ(۱۷) (پ۳۰، اللیل:۱۷) تَرْجَمَۂ کنزُ العِرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔

بیان کردہ آیتِ مُقَدَّسہ میں **"اَتْقٰی"** (یعنی سب سے بڑا پرہیز گار) سے مُراد امیرُالمؤمنین سَیِّدُنا صِدِیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کتنا بڑا مقام حاصِل ہے کہ کئی آیاتِ مُبارَکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے حق میں نازل ہوئیں، اِسی طرح امتیوں پر رحم و کرم فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام بہت اعلیٰ تھا، چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں مَقامِ صِدّیق اکبر

حضرت سَیِّدُنا ابو عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ اللہ کریم کی عطا سے

1...تارِیخُ الْخُلَفاء، ص۶۲، ۶۷، ۸۱ ملتقطاً

غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا)۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: مَردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا) کے والد۔[1] (یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھما فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے ساتھ کھڑے تھے، اتنے میں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ حاضر ہوئے تو ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آگے بڑھ کر ان سے ہاتھ مِلایا، پھر گلے لگا کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا مُنہ چُوم لیا اور حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوالحسن! میرے نزدیک حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا وہی مَقام ہے، جو اللہ کریم کے ہاں میرا مقام ہے۔[2]

صِدِّیقِ اکبر کا جنّت میں پُرتپاک استقبال

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھما سے رِوایَت ہے، ہر عیب سے پاک آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہوگا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مَرحَبا! مَرحَبا! یہاں تشریف لائیے، یہاں تشریف لائیے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے بڑے تَعَجُّب سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟ تو ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔[3]

1…صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوۃ ذات السلاسل، الحدیث: ۴۳۵۸، ج۳، ص۱۲۶ مختصرا

2…الریاض النضرۃ، ذکر منزلتہ…الخ، ج۱، ص۱۸۵

3…ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ، ذکر ترحیب اھل الجنۃ بابی بکر، ۶، جزء: ۹، ص۷، حدیث: ۶۸۲۸

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کس قدر خُوش نَصیب صحابی ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل قرار پائے اور خوشخبریاں سنانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ہر مقام پر رحم وکرم فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے، حتّٰی کہ اللہ پاک نے آسمانوں میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کے ساتھ ملا دیا، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا، میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔[(1)] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے خوب خوب مَحَبَّت و عقیدت رکھیں تاکہ اللہ کریم اپنے پیارے کے صدقے ہم پر بھی اپنی رحمت کی بارشیں فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیر خواہی کا جذبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ بابَرَکت کو اللہ کریم نے بہترین خوبیوں اور پاکیزہ کردار کا مالک بنایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

---

1 … مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی ابی بکر، ۹/۱۹، حدیث: ۱۴۲۹۶، تاریخ الخلفاء، ذکر ابو بکر الصدیق، ص ۴۳

کے کِردارِ مبارک کی چند جھلکیاں سنتے ہیں، چنانچہ

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا تھا، یہی وجہ تھی کہ دِینِ اِسلام قبول کرنے کی وجہ سے ظلم و ستم برداشت کرنے والے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رَحمت و مہربانی کے دریا بَہا دِیئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ظلم و ستم کی چکی میں پِسنے والے مسلمانوں کے لئے صرف دل میں ہی ہمدردی کے جذبات نہ رکھتے تھے بلکہ انہیں تکلیفوں سے نجات دلانے کے لئے کوشش فرماتے، اگر اس کام کے لئے مال بھی خرچ کرنا پڑتا تو اِس سے بھی پیچھے نہ ہٹتے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سیدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آزادی

اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت پیارے اور مشہور صحابی حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سچے مومن اور پاکیزہ دل غلام تھے، ان کا مالک اُمَیَّہ بن خَلَف انہیں سخت دھوپ میں لے جا کر مکہ سے باہر دہکتی ہوئی ریت پر چِت لٹا کر سینے پر ایک بڑا پتھر رکھ دیتا اور کہتا: مُحمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین) کا انکار کرو، ہمارے خداؤں کی عبادت کرو، ورنہ یونہی مر جاؤ گے۔ حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صرف یہی جواب دیتے: اَحَد اَحَد (یعنی اللہ پاک ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)[1] ایک دن امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمَیَّہ بن خَلَف کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ پاک سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک

---

[1] ...الریاض النضرة، ذکر من اعتقه...الخ، ۱/۱۳۳ تا ۱۳۴

ایسا کرتا رہے گا؟وہ کہنے لگا:ابو بکر!تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے، تم ہی اسے چھڑالو۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا:میرے پاس حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے زیادہ تندرست و توانا غلام ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ رقم اور غلام کے بدلے میں انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مزید چھ (6) ایسے ہی غلام آزاد کیے۔[1] یہ بھی مروی ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو 5 اُوْقِیَّہ (یعنی تقریباً 32 تولے) سونا ادا کر کے خریدا تو فروخت کرنے والے نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اُوْقِیَّہ سونے پر اَڑ جاتے تو میں اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تم سو (100) اُوْقِیَّہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ضرور خرید لیتا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسلمانوں پر بہت مہربان تھے، کسی مومن کو تکلیف میں مُبْتَلا نہ دیکھ پاتے اور اپنے مال و سامان کو اس کی جان پر ترجیح دیتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سمیت سات (7) غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نیک ہونے کے ساتھ ساتھ نیک کاموں میں پہل کرنے والے تھے، چنانچہ

یارِ غار کا مالی ایثار

غَزْوَۂ تَبُوک کے موقع پر جب اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے محبوب آقا

1...الریاض النضرۃ، ذکر من اعتقہ...الخ، ۱/۱۳۴

2...(الریاض النضرۃ، ۱/۱۳۳)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کے مالداروں کو حکم دیا کہ وہ اللہ پاک کی راہ میں مالی اِمداد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تاکہ اِسلام کی خاطر لڑنے والوں کے لئے کھانے پینے اور سُواریوں کا اِنتِظام کیا جاسکے، امت کی خیر خواہی فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمانِ عالیشان پر عمل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت میں پیش کی، وہ صحابیِ رسول، عاشقِ اکبر امیرُ الْمؤمنین حضرت سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے گھر کا سارا مال و سامان اللہ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس اِیثار کو دیکھ کر پوچھا، کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ نہایت اَدب واحترام سے عَرض گزار ہوئے: اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی میں اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمّۂ کرم پر چھوڑ آیا ہوں۔[(1)] گویا ارشاد فرمایا: میرے اور میرے بال بچوں کے لیے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کافی ہیں۔

میں اپنے ربِّ کریم سے راضی ہوں

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر تھا، وہاں امیرُالْمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسا لباس پہنے تشریف فرما تھے، جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رِسالَت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایسا لباس کیوں پہنا ہوا ہے؟ فرمایا: اے جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتحِ مکہ سے پہلے مجھ پر

---

[1] ... سبل الھدٰی والرشاد، ذکر حثه علی النفقة... الخ، ۵/۴۳۵

قربان کر دیا ہے۔ جبریلِ امین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے عرض کیا: اللہ کریم آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے، ان سے پوچھئے کہ وہ اللہ کریم سے راضی ہیں یا ناراض؟ اللہ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابو بکر! اللہ کریم تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے عرض کی: میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں۔ (تاریخ مدینة دمشق، عبدُالله ويقال عتيق، ۳۰/۷۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا اللہ پاک کی بارگاہ میں کیسا عظیم مرتبہ ہے وہیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیسا اعلیٰ جذبہ رکھتے تھے، یقیناً اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل ہیں، ربّ کریم کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس مسلمان نے کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ پاک اسے جنّتی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی بُھوکے مُسلمان کو کھانا کھلایا اللہ پاک اُسے جنّتی پھل کھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا، اللہ پاک اُسے مُہر لگی ہوئی پاکیزہ شراب پلائے گا۔[1]

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ کسی بے لباس مسلمانوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا کتنی بہترین نیکیاں ہیں۔ آیئے! ہم بھی نِیّت کرتے ہیں

[1] ... سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۲

کہ غریبوں کی امداد کریں گے، بھوکوں کو کھانا کھلائیں گے، پیاسے مسلمانوں کو پانی پلائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ان جیسی بے شمار نیک اعمال کرنے کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا آج بلکہ ابھی سے اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر حصہ لے کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دیجئے۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** بھی ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو **"صدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تہجُّد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر (Propagation) ہوگی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صحّت بھی اچھی ہوگی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مُصْطَفٰے ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً)

"صدائے مدینہ" والے مَدَنی کام کے بارے میں مزید مفید ترین معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ

المدینہ کے رِسالے "صدائے مدینہ" کا مطالعہ کیجئے۔

آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ دکھائے مدینہ

ٹھینگ موڑ (قُصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے رہائشی اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تو تھے لیکن مَدَنی کاموں کے سِلسِلے میں سُستی کا شِکار تھے۔ اِتّفاق سے مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۳۱ھ بمطابق جنوری 2010ء کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے زونل مُشاوَرت کے ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے اُن کی ملاقات ہوئی، جب اُنہیں اُن کی مَدَنی کاموں میں دلچسپی نہ ہونے کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صِرف اُنہیں مَدَنی کام کرنے کا ذِہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دلائی، اِس بارے میں اُنہوں نے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان "صدائے مدینہ دکھائے مدینہ" بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُن کا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن اِس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی اُن پر تو اللہ کریم اور ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اُسی سال اُنہیں بارگاہِ مُصْطَفٰے کی حاضِری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسلام کی دَعوَت کا انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں جو مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے، مشہور سیرت نگار حضرت ابنِ

اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اِسلام لاتے ہی اس کا اظہار بھی فرمادیا اور اس کی دعوت بھی دینا شُروع کر دی، چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اپنی قوم میں نہایت ہی نرم دل، لوگوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے والے اور سب کی پسندیدہ شخصیت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قُریش کی خاندانی شرافت و مقام اور ان کی ہر اچھائی بُرائی کو اچھی طرح جانتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ایک مشہور اور خُوش اَخلاق تاجِر بھی تھے، قُریش کے تمام چھوٹے بڑے لوگ علمی و تجارتی خوبیوں اور پاکیزہ صحبت کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ان پر انفرادی کوشش کرتے، اسلام کی خُوبیاں بیان فرماتے اور انہیں اِسلام کی دَعوت دیتے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اپنے پاس آنے والے کئی لوگوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی اسلام میں داخل کرلیا۔[1]، چنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے **"بُڈھا پُجاری"** کے صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی اِنفرادی کوشش سے پانچ (5) وہ حضرات اسلام لائے جن کا شمار عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں ہوتا ہے۔ (یاد رہے! ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ دس (10) اَصحاب عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان جن کے جنّتی ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی انہیں **"عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ"** کہتے ہیں۔ (بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت، ص ۷۶ ملخصا))

ان کے مبارک نام یہ ہیں: (1) حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ (2) حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ (3) حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیۡدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ (4) حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ (5) حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ۔

---

1 ... الریاض النضرة، الفصل الخامس فی ذکر من ... الخ، ۱/ ۹۱

28 فروری کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے
www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مسجد کی تعمیر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسلام کی ابتدا میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس ایمان کو تازگی بخشنے والے منظر کو دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آس پاس جمع ہو جاتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تلاوتِ قرآن، عبادت اور خوفِ خُدا میں رونا لوگوں کو بہت مُتَأَثِّر کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس عمل کے سبب بھی کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔[1] اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرے والدِ ماجد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی بہت زیادہ رونے لگتے۔[2]

تلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے کس قدر آنسو بہاتے تھے، حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا میں ہی اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری مل گئی تھی، اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خوفِ خدا سے روتے تھے۔ ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے رونا چاہیے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی

1…الریاض النضرۃ، الفصل الخامس فی ذکر من…الخ، ۱/۹۲

2…شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان، ۱/۴۹۳، حدیث:۸۰۶

صورت ہی بنالینی چاہیے کیونکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا ایک بہترین عمل ہے، جیسا کہ اپنی اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: قرآنِ پاک کی تِلاوت کرتے ہوئے رویا کرو اور رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گرمیوں میں روزے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے اِسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے روزے بھی رکھا کرتے تھے جیسا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گرمیوں میں (نفل) روزے رکھتے اور سَردِیوں میں چھوڑ دیتے تھے۔[2] واقعی یہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ذوقِ عبادت تھا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے روتے اور فرض روزوں کے علاوہ گرمیوں میں نفل روزے رکھتے، اگر آج ہم اپنی حالت پر غور کریں تو سردیوں میں فرض روزوں میں بھی سُستی کرتے ہیں حالانکہ سَردِیوں میں عُموماً دِن بہت چھوٹے اور راتیں بہت لمبی ہوتی ہیں اور دِن میں پیاس بھی بہت کم لگتی ہے جبکہ گرمیوں میں عُموماً دِن بہت لمبا اور راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور دن میں پیاس کی شِدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً یہ دُنیا کی گرمی آخرت کی گرمی کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں کہ جب قِیامَت کا دِن ہوگا اور سُورَج سَوا مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں باہر نکل رہی ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں نہا رہے ہوں

---

1 ...ابن ماجه، باب فی حسن الصوت، ۲/۱۲۹، حدیث: ۱۳۳۷ ملتقطا

2 ...الزهد للامام احمد، كتاب الزهد، زهد أبی بكر صديق، ص ۱۴۱، حدیث: ۵۸۵

گے،اس وقت کی گرمی برداشت کرنا یقیناً ہمارے بس میں نہیں،لہٰذا دُنیا میں ہی ربِّ کریم کی رِضا کے لیے اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ کریم اور ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَنالیجئے، قیامَت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے عرش کا سایہ پانے کیلئے آج دنیا ہی میں نیکیوں کی کثرت کرنی ہوگی۔ آیئے!یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر عملی طور پر شامل ہوکر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے سامانِ آخرت جمع کیجئے۔

مجلس ”آئی ٹی“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں اِسلام کی دعوت عام پہنچانے کے لئے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے،انہی میں سے ایک شُعبہ **”مجلسِ آئی ٹی“** بھی ہے جس کا کام انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں کو اِسلام کے مہکے مہکے مَدَنی پھول پیش کرنا ہے،**”مجلسِ آئی ٹی“** کے نمایاں کاموں میں سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف اور ترجَمۂ قرآن کنزالایمان کو سافٹ ویئر کی شکل میں پیش کرنا بھی ہے، مجلسِ توقیت کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ ویئر بھی اس مجلس نے پیش کیا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرست اوقات کی نشاندہی میں بے حد مفید ہے۔

المدینہ لائبریری سوفٹ ویئر کے ذریعے کثیر کتابوں کا آسانی سے مُطالَعہ کیا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجلسِ آئی ٹی کے تیار کردہ یہ تمام سافٹ ویئرز مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب تک کم و بیش 26 مختلف ایپلی کیشنز (Applications) لاؤنچ (Lounch) ہو چکی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر دِینِ متین کی خوب خدمت کرنے، نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پڑوسیوں کے حق میں نہایت نرم دل تھے، جیسا کہ

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمن بن قاسِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں: ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو، کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا، لیکن جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔ (1)

پڑوسی کے حُقُوق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق

1 . . . کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء: ۹، ۵/۷۹، حدیث: ۲۵۵۹۹

اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پڑوسی کے ساتھ جھگڑنے والے شخص کو کس قدر اچھے انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی۔ واقعی جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو اس میں اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے، کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔

یاد رہے! اسلام میں پڑوسی (Neighbour) کے حُقُوق کی بہت اہمیت ہے، چنانچہ

اللہ پاک کی رحمت بن کر تشریف لانے والے، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑوسیوں کے اس قدر حُقُوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔[1] اللہ کریم ہمیں بھی پڑوسیوں کا خُوب خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فرامین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جس طرح اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائی، اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے نصیحت آموز فرامین کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت دے کر اُمّت کی رہنمائی فرمائی، چنانچہ

حضرت سیدنا رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دو (2) بار

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، محمد زیاد الالھانی عن ابی امامۃ، حدیث: ۷۵۲۳، ج۸، ص ۱۱۱

فرمایا: اللہ پاک تُم پر رحم کرے اور بَرَکت دے۔ (پھر فرمایا:) (1) فرض نمازیں وَقت پر ادا کیا کرو۔ (2) زکوٰۃ خُوشی سے دیا کرو۔ (3) رَمَضان کے روزے رکھو۔ (4) بَیْتُ اللہ کا حج کرو اور (5) کبھی حاکم نہ بنو۔ میں نے عرض کی: حُضُور! آج کل تو حکمران ہی اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا: آج کل حکمرانی آسان ہے، لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ آئندہ زمانے میں فُتوحات کی زیادتی کے سبب حکومتیں بھی زیادہ ہوں گی اور اس طرح ممکن ہے کہ نااہل حکمران بھی آئیں گے۔ جب کہ قیامت کے دن حاکم کا حِساب لمبا ہوگا اور عذاب زیادہ جبکہ غیر حاکم کا حساب کم اور عذاب ہلکا۔ اس لیے کہ حکمران ہی سے زیادہ ظُلم ہوتا ہے اور ظالم حاکم اللہ پاک کے وعدے کو توڑ دیتا ہے۔ انہی حکمرانوں میں سے (عدل وانصاف کرنے والے) بعض اللہ پاک کے مُقرَّب بھی ہوتے ہیں اور بعض (ظلم وستم کے سبب) بارگاہِ الٰہی سے دُھتکارے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کی قسم! تم میں سے جب کوئی شخص پڑوسی کی بکری یا اُونٹ قبضہ میں کرلے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے پڑوسی کی بکری یا اُونٹ پکڑ لیا ہے، حالانکہ ایسوں پر عذاب اُتارنا اللہ پاک کا زیادہ بڑا حق ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سال بھر روزے رکھنے والے امیر اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی میں **نفل روزوں کی مَدَنی تحریک** بالخصوص مَدَنی انعامات والوں کے ذریعے جاری رہتی ہے۔ آیئے! نفل روزوں

1…شعب الایمان،فصل فی ذکرما ورد من التشدید، ۶/۵۱، حدیث:۷۴۷۲، الریاض النضرۃ، ذکر ما یدل علی…الخ، ۱/۲۵۳

کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُنتے ہیں:

نفل روزوں کے بارے میں چند مَدَنی پھول

(1) فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسندابی یعلی، ۵/۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴) (2) **عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی: ممتاز:** جو صَومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ (5) ممنوعہ دنوں کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔ (عید الفطر اور 13، 12، 11، 10 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)[1] **بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سہولت کے مطابق مَدَنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیمی طور پر "بہتر" میں شمار ہوگا۔) **مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔) (3) **یاد رکھئے! نفل روزہ:** جان بوجھ کر شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔[2] (4) ماں باپ اگر بیٹے کو نَفْل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا خطرہ ہے تو والدین کی فرمانبرداری کرے۔[3] (5) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[4]

نوٹ: نفل روزوں کی مَدَنی تحریک میں شامل ہونے والے اسلامی بھائی مجلس مَدَنی انعامات

1...درمختار وردالمحتار، ۳/۳۹۱

2...درمختار، ۳/۴۷۳

3...ردالمحتار، ۳/۴۷۸

4...درمختار، ۳/۴۷۷

سے رابطہ فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول سنتے ہیں: ☆ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحَہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ☆ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحَہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1] ☆ ہاتھ ملاتے وقت دُرود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم" (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)

اعلان:

ہاتھ ملانے کے بقیہ مَدَنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے لہٰذا ان مَدَنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

---

1 ۔۔۔ شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [2]

﴿2﴾ گویا شب ِقدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 28 فروری 2019ء
(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

1...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہاتھ ملانے کے بقیہ مَدَنی پھول

☆دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ قَبول ہوگی، ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] ☆آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے (ذاتی) دشمنی نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ پاک دونوں کے پچھلے گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں دشمنی نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2] ☆مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ رکاوٹ نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ذکر و شکر کی توفیق کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "ذِکْر و شُکْر کی توفیق کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

1... مسند امام احمد، ۴/۲۸۶ حدیث: ۱۲۴۵۴

2... کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۵۷

3... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۹۸

(ترمذی، احادیث شتی، (۱۳۴)-باب، ۵/۳۴۷، حدیث:۳۶۱۷)

ترجمہ: اے اللہ کریم! مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرا بہت شکر ادا کروں، تیرے ذکر کی کثرت کروں، تیرے حکم کی پیروی کروں اور تیرے حکم کو یاد رکھوں۔ (فیضان دعا، ص ۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا" یا "پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مَدَنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

۞ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ۞ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ۞ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ۞ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد